رجسٹرڈ نمبر اے ۶۸۳

REGISTERD NO. A. 785



M. G. Khan Artist

قیمت فی پرچہ ۳؍

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر خاص ترکیب سے بنتا ہے

منیجر کی نہایت ضروری عرض

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپکے مفید طلب یا مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پھر ہفتہ کے اندر تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ الخیر خیر البلاغت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ پانچ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا نادرای یا یتیمی کا واسطہ دلانا فضول حجت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں جو راستہ میں گاؤ گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روٹھانے پر بیاد رشدہ نمبر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے بس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اُسکا جواب شملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین ۔ اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شائع نہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہو فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

* لطف *

جو لوگ صاحب بیگم کا ناول
طبع ثانی ہو کر اعلیٰ درجہ
بیں جلد کیلئے منگوانے کی
جلد درم ختم ناول ہو گیا
سے تیار کرتے تھے دونوں
خاصیتیں ایک ہی جگہ
ملتی ہیں چاہیے اور ضرور
دیکھیے۔ اگر ہو آزمائش
درود ہو مگر وہ ۔ نادر
دیکھیے۔ قیمت فقط ایک
محصول ڈاک (عہ)
سید قاسم حسین
دفتر اخبار اودھ

* لطف حیات ۔۔۔ کے ۔۔۔ مفصل اشتہار صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان ضمیمہ میں ملاحظہ ہو۔

جلد ۱۳ نمبر ۱۴

مضامین

۱۴، ۱۰ اپریل ۱۹۳۱ء

ٹھیک جو بات ہو وہ آپ بتائیں ہم کو
ایک شعلہ سے بھی ممکن ہے چراغاں ہونا

حلال خواہش معانی وکشائے رموز نکتہ دانی جناب مولوی پنچ دام فیضہ۔

شبہ ادعاء کی شہادت روز بیں رہا رہتی ہے کہ آپ شائقین علم کی دلچسپیوں کے لیے ہمیشہ تخت ظرافت پر جلوہ افروز رہ کے گم گشتگان جادۂ ادب کی رہنمائی کے فرائض بعنوان احسن انجام دیتے رہیں۔

ہمارے ضلع فرخ آباد سے فرخ وحبیب نامی دو جہاں گرد ہفتہ وار شائع ہوا کرتے ہیں۔۔۔۔۔ ان دونوں کے درمیان شعر مندرجہ صحت کے متعلق ایک عرصے سے گرما گرم بحث چھڑی ہوئی ہے جو ختم ہونے کے بجائے شیطان کی آنت کی طرح روز بروز بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ ہر فریق اس کوشش میں مصروف ہے کہ اسکی بات رہے اور اس کا حریف اس لفظی محاربہ میں ہار مانے [illegible]

کشتگان سوز غم کو شمع تربت کیا ضرور

مصرعہ

داغ دل سے شعلہ جب نکلا چراغاں ہو گیا

معترض کہتا ہے کہ ایک شعلہ سے چراغاں ہونا ممکن نہیں اور حبیب یعنی مصنف شعر مذکور دلائل سے اپنے شاعرانہ خیال کی تائید کرکے اعتراض کو مسترد کر رہا ہے۔ چنانچہ یہ گتھی کچھ ایسی الجھ گئی ہے کہ جس کا سلجھنا آپ کے ناخن عقل کی معاونت کے بغیر آسان نہیں۔ لہٰذا جب تک آپ یا آپ کے نکتہ رس ناظرین اس باب میں اظہار خیال نہ فرمائیں گے فریقین اور انکے حامیوں کی تسلی ہونا دشوار ہے۔ خوش گوئی اور خوش فہمی دونوں مشکل باتیں ہیں۔ لیکن نظامی کا قول ہے کہ ؎

خوش گفتن گرچہ زر سفتن بود
لیک فہمیدن بہ از گفتن بود

ان تمام مشکلات کا لحاظ فرما کے اعتراض مشارالیہ صدر کی بابت آپ اپنا فیصلہ ناطق جلد صادر فرمائیے تاکہ اس بحث کا خاتمہ بالخیر ہو جائے اور جانبین کے مابین تلخ تحریروں کی نوبت نہ آئے۔ مجھے آپ کی علم پروری اور ذرہ نوازی سے امید قوی ہے کہ آپ از راہ عنایت میری عرض کے متعلق خامہ فرسائی کی تکلیف گوارا فرما کے طرفین کے علاوہ مجھے اور اس بحث میں دلچسپی لینے والے دیگر حضرات کو ممنون منت فرمائیے گا۔ زیادہ نیاز

راقم شیر سنگھ عظیم [illegible]

پنچ۔ حضرت سچ پوچھیے تو فرخ صاحب کا خیال بھی صحیح ہے اور حبیب صاحب بھی حق پر ہیں۔ "چراغاں" کا عام مفہوم یہ ہے کہ تمام شہر چراغوں سے آراستہ ہو جس طرح لاٹ صاحب کے آنے کی خوشی میں اودھ کے تعلقہ دار لوگ اپنی دولت کا تماشا دکھاتے ہیں۔ لیکن اہل زبان کبھی کبھی اس مفہوم کی پروا نہیں فرماتے ایک ہی چراغ کی روشنی پر "چراغاں" کا اطلاق درست سمجھتے ہیں "چراغاں" سے مطلب محض روشنی سے ہے ایک چراغ کی ہو۔ [illegible] میں سیف اللہ [illegible] نے "چراغاں" سے چراغ جلنے کا وقت مراد لیا ہے ایک دوست سے ملنے کا وقت لینے کا وعدہ تھا اس محل پر کہتے ہیں "چراغاں [illegible] چند دقیقہ پیش از وقت" اس عبارت سے بھی [illegible] جھگڑنے والے اپنے اپنے مطلب دوسرے کے موافق کام لے سکتے ہیں اگر ایک بزرگ فرمائیں کہ متعدد چراغوں کا مفہوم نمایاں اس عبارت سے پیدا ہے تو گنجائش موجود ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دوسرے صاحب کہیں کہ مقصود ایک ہی لیمپ یا چراغ ہے جو گھر میں جلتا ہے تو بھی درست ہے غلطی نہیں ہوتی۔

[illegible] چراغاں شب مہتاب [illegible]

یہاں چراغ شب مہتاب ہی مراد ہے چراغاں میں [illegible] اور دن صبح کا نہیں ہے۔ اگر دونوں کی تسکین نہ ہوئی تو پھر دونوں کی حمایت میں سند پیش کی جائے گی۔ بہر حال ایسا [illegible] ہو تو بہتر ہے کہ ایک تیری بحث کا انجام خوشگوئی ہو۔ اور ہی دل میں جلن ہے تو پانی بجھائے کہ دونوں ایک کو دوسرے سے شکایت نہ زیادہ زیادہ۔

کاروان

حضرت پنچ۔ گزشتہ ایام میں روزانہ الخمس کی ایک تاریخ پر چند سطریں شائع ہوئی تھیں۔ مگر وہ مقام ہے جہاں اردو کا نام شناسی بہت غنیمت ہے چہ جائے کہ روزانہ یا ہفتہ وار پرچے کی اشاعت اردو کی۔ [illegible] کے باعث بقول بدنصیبی کے [illegible] کی صورت دیکھتے ہی پیٹ میں گھسیل پھرنے لگتی تھی وہ بند ہو گیا تو بہت دل کڑھا مگر کیا کر سکتی۔

اب ایک ہفتہ وار بنام "کاروان" نکلا ہے۔ ہمارے ارباب کارواں سے بھی اسی طرح وابستہ ہیں جس طرح الخمس سے تھے۔ خدا کرے کاروان کا سفر ہمیشہ جاری رہے اسے راہزنوں سے سابقہ نہ پڑے۔ جرس کی جھنکار سے رہتی دنیا تک۔ ہم تو خوش ہونے والوں میں ہیں ہمارے دل میں کاروان کی طرف سے ملال کا اظہار نہیں۔ البتہ ان لوگوں سے شکایت ہے جو محنت کیے بغیر خواہ مخواہ اردو کو ذلیل قافیوں کا مخزن بنا رہے ہیں۔ یاد رہے بغیر شاعری کے صدہا آدمی اسوقت زندہ ہیں انکی زندگی میں [illegible] فرق نہیں آیا پھر تم کیوں یہ سمجھتے ہو کہ "اگر قفس نہ ہوا شعر کہا تو زندگی کس کام کی"

ملاحظہ ہو حضور کی طبیعت داری۔ واللہ ایک شعر بھی وزن [illegible] کا احسان مند ہو تو سمجھیے کہ ساری محنت برباد ہوئی۔ ہاں ایک بات ہے ہمارے شاعر صاحب ذرا بھی کہتے ہیں [illegible] واردات کی نقلیں گانے کے لیے [illegible] ہوتی ہیں اور گشتی

پنچوں سے جہاں کہیں وزن میں جھول ہوا ہے
ایکتی پورا کر لیتے ہیں اس طریقہ پر اگر کوئی صاحب
عمل فرمائیں تو دوسری بات ہے۔
ایک لطف اور بھی ہے شاعر نے پوری نظم
ایک ہی بحر میں نہیں کہی ہے پوری نظم یا قصیدہ
ایک ہی بحر میں کہنا پرانے شاعروں کا دستور ہے
حال کی تہذیب ایک ہی بحر کے باپ کی نوکر
نہیں تا۔ ہر دو ایک ہی دنیا میں ہیں تو ایک
ہی نظم میں مختلف و متفرق بحریں کیوں نہ ہوں
بعض جگہ ایک ہی شعر میں کئی وزن ہو گئے
ہیں۔ اللہ ری استادی۔

صبح بہار

وہ عطر بار آئی | صبح بہار آئی
ہونے شگفتگی آئی | ہر غنچۂ گلشن پر
ہمراہ نسیم سحری | شبنم کی سرو پری
ہر خاک گری گری | ڈالی ہے گلبدن پر
چلا دو سوئے عزلت | تاروں کا وقت رخصت
کھلی آسمان کی رنگت | ہوئی روشنی زمین پر
کیا دلفریب منظر | دشت و جبل منور
اور گلستاں کا لشکر | آمادہ صف شکن پر
مشرق زلیخا ہے | حسن ید بیضا ہے
یا طور کا جلوہ ہے | آفاق کے صحن پر
باد صبا میں تیزی | کیا بوئے مشک بیزی
قدرت کی دل آویزی | اس وقت ہے ستم پر

اک حالت وجدانہ | کیروں کا گنگنانا
وہ طائروں کا گانا | ہر شاخ نشیمن پر
تلوے کہیں ہوتے ہیں | کہ پاؤں دھوتے ہیں
لپٹے ہوئے سوتے ہیں | کوئی فرش زمین پر
وہ دکانیں عطار | کلیوں کا سرخ کالر
گل بوٹیوں کی جھالر | ہر گل کے دامن پر
وہ گلگلیا بچھانا | گردش میں ہے پیمانہ
خوشبو چلا مستانہ | اب تو بو کی گردن پر
ہر جا ہو ذکر باری | شاخوں پہ وجد طاری
تسبیح خدا جاری | ہر برگ یاسمن پر
وہ خالق زمین | نکلا ہے اک سانس
لیے رو جہاں منور | آکر وہ مسکن پر
اللہ رے گرمجوشی | ہے لطف ہم آغوشی
اللہ رے مدہوشی | اے دل بھی اس تن پر

م۔ م۔ م

نامہ عطوفت منطق آرا بیگم
بجواب نصیحت نامہ لارڈ ڈارون

نمبر ۲

(تحریر ۱۰ اپریل ۱۹۲۰ء)

ان تو سنو صاحب۔ میں جانے ہوئے گھر جانے
اور منہ پان کی جان تک جیب کر جانے کی رسم پرانی
ہے۔ ہم آتے ہیں ہم آتے ہیں۔ کتنے کتنے آزماں
صاحب رونا تے ہوئے نازل ہو ہی گئے۔
روشنی کی شمعوں اور آتش بازی کے طائروں
میں اسٹیشن سے لے کے قیام گاہ تک بجلی بجلی
رقم صرف ہوئی۔ سیاست کا انتظام ہوتا ہی ہے
بیچارہ رئیس ہے مجبور ہر جا کے مارے جان ہوئی
پر ہے کہ جو خرچ جان ہے تک چڑھتا کتر رہے باز
ہو کہیں خدا نخواستہ چار پائی میں کچھ خاطر داری
میں کوتاہی ہوئی تو آنکھ نکل آئیں گے پڑیں گی۔
قرض لو اور بھرتا بھرو۔ قرض نہیں تو گھر کی
ٹیاں بیچ کے نیلام کرو۔ یہ نہیں تو پھر

طریب رعایا کا گھر ... پولیٹیکل ... ٹیکس کا
آئینی طریقہ ہر قسم کی تعمیر کی سب ... سواتی
... تعلیم ... کی جاتی ہے ایک
شخص انتخابی جلس میں ہر شہر کے بدلے
کرتا ہوا ... گویا ہوتی سپیشل کا ... دیتا
لٹوے جاتا ہے اور وہ حسرت بھرے دیکھنے والے
کی صورت دیکھ کے بسورتے لگتے ہیں بس قانون
پاس ہو جاتا ہے قانون پاس ہوا ٹیکس وصول
ہونے لگا جیسے مفت خوروں کے گھروں میں گھی کے
چراغ جل گئے۔ مثال کے طور پہ فرض کرو کسی
حاکم کو شیطان نے جنگل دکھائی دل میں اس
بات کا ولولہ ہوا کہ اپنے آپ کو ... ہندوستان
کے جنگل درختوں کا حال دریافت نہ ہوا۔ کتنے
قسم کے درخت ہوتے ہیں۔ افسوس حکومت کے
سفید دامن پر یہ بڑا سا کالا داغ ہے ہم مہذب
حکمرانوں کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ہندوستانی تو
ہوتے ہی ہیں بھرے بجائے انھوں نے کسی
بڑے ... کو یہ کہہ کے پھانس لیا۔ اول راجہ
صاحب آپ جانتا ہے ... کتنے قسم کا درخت
ہوگا۔ اور ہم ساری ... بڑا گلفٹ ہوا جاتا ہے
... قسم کا درخت جانتا۔ ذرا
سوچ ... ہیں۔ راجہ صاحب اس وقت سن کے
پی گئے مگر کونسل کے اجلاس میں ماتمی صورت
ہے زبان ہوئی چہرہ بنائے سر جھکائے اس
وضع سے کھڑے ہوئے جیسے دشمنوں کے بیان کوئی
بڑا حادثہ ہوگیا۔ پہلے سے نوٹس دے چکے تھے
تقریر کا وقت مقرر ہو چکا تھا۔ بروقت کھانسے
کھنکھارے رومال سے آنسو پونچھے دو چار
ہچکیاں لیں تین چار دفعہ آہ کی دس پانچ ...
سینہ کوٹا اور فرمانا شروع کر دیا۔ ہائے بھارت
ماتا تونے ... جان بھر کی ...
پر نظر ... بھارت ماتا کے بچے
دوڑیں ...
... کی مار ... نہیں کہ
جنگل میں ... جات کے ... گئے ہیں

-بھی ان سے پیدا ہوتے ہیں کہ فائدے حاصل کر سکتے ہیں
ملک میں عمارتی لکڑی کی بہت کمی ہے ہر سال لاکھوں
سے باہر کے ملکوں کی لکڑی ملک میں آتی ہے اگر یہ لکڑی
ہوتی تو ملک کو یہ نقصان نہ اٹھانا پڑتا۔ لکڑی ہی
کا صرف ایک … آگے … ہمارا …
نے لکڑی … کو اپنا سامان …
کر دیا تھا۔

مسٹر … ہمیں دیکھنا ہے کہ اس قدیم … کے زمانے میں
ہمارا ملک اس بارے میں کیسی … رکھتا ہے
آج لکڑی کے جاننے والے ہندوستان میں نہیں
ہیں ہمیں یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے
ملک میں کتنی قسموں کے درخت پیدا ہوتے ہیں
اور جب تک ہم یہ معلوم نہ کر لیں اس وقت تک ہمیں
کوئی حق نہیں کہ صاحب ملکوں کے سامنے سوال
پانے کا درست کر سکیں بھلا وہ بھی کوئی آدمی ہے
جو یہ بتا نہ سکے کہ اس کے جنگلوں میں کتنے درخت ہیں
اُن کا نام کیا ہے۔ انشائیں تجویز کرتا ہوں کہ …
سے ایک لکڑی … تین کروڑ روپیہ … پر
… رکھا جائے اور ملک کی پیشانی سے …
کا … کیا جائے۔ یا وہ … اپنی قسمت پر
… تو کچھ کھا کے سو رہیں۔ غیرت اور عزت
کے ساتھ مرنا بے حیائی کی زندگی سے ہزار درجے
بہتر ہے۔ اسے نہیں چل … بھرے۔ اُن … اپنی
قسمت پہ رو اپنی غفلت پر آنسو بہا … ملک
کی بے حیائی پر رکت کے آنسوؤں کے …

کرے۔ ایسی بنا پر … کے بعد … کی
مخالفت کرے۔ تجویز پاس ہو خواہ کونسل …
تجویز ملک کے … آئینی طریقوں پر ٹیکس
جاری کرنے کی صورتیں ایسی ہی ہوتی ہیں …
مہاراجوں کو یہ طریقے معلوم نہ تھے …
کام کی چیز ہے ابھی … ترقی ریاستوں نے نہیں
کی … ٹیکس … کی …
… آئینی طریقے سے جاری کریں گی۔ ایسے ٹیکس
کی … عادت
نہیں پڑی ہے … جائے گی …
کان … آنکھیں نکالیں گے۔ میں
… کہ … سال غریب ریاستوں
پر … بوجھ پڑتا ہے …
… ریاستوں کو نصیحت کی
… حاکموں کے رویے اور چلن پر بھی نظر ڈالی
ریاستیں انگریزی … کی … بگڑی
ہوئی ہیں … اس قسم کے … ریاستیں …
اصلاح پر آمادہ …

کی بدصورتی دیکھ کے اپنا منھ … شرما کے گردن
جھکا لی ہے۔
خلاصہ یہ کہ تمہاری پہلی نصیحت کے الفاظ تو بہت
عمدہ ہیں … یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی کاریگر نے
انمول … کی … بنا کے رکھ دی ہے مگر
… دیکھتے ہی … اگر ریاستوں کی غرض …
قانون بنانا کوئی عمدہ بات ہے تو پہلے تم کو اپنی حکومت
کی طرف نظر کرنی چاہیے کیا رعایا کی خواہش نہ تھی
کہ نمک کا محصول کم ہو …
کونسلوں نے اتفاق … کی کثرت سے …
تجویزیں پاس نہیں کیں؟
اسے … پاس بھی ہوئیں … ایک قلم کی
جنبش میں قلابازی کھا گئیں جب ایک …
حکومت میں ایسے … جاتے ہیں
… قانونی جلسے بنائے جاتے ہیں اور ان کے
پاس کیے ہوئے قانون قاعدے ایسے بودے ہوتے
ہیں کہ … کی ناک … جاتے ہیں ادھر
ادھر ہو جاتے … سے … جاتے اور … سے

سمن قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۲۰)

بعدالت منصفی … الہ آباد …
… صاحب … الہ آباد
مقدمہ نمبر … بابت … ۱۹۳۶ء

۱- …
۲- …
۳- …

بنام

…
دستخط حاکم …

بعدالت جناب ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر گونڈہ

مقدمہ … ۱۹۳۶ء
… ضلع گونڈہ …
بنام
…
درخواست … ۱۹۳۶ء …
…
… پیش کرے۔

دستخط حاکم بحکم انگریزی

گرچھتے ہیں ان ریاستوں اور خود مختار حکمرانوں کا
کیا پوچھنا؟

جو داد زندگی یہاں پائی جاتی ہے ہمیں یک ہاتھ
کی رعایا اس سے زیادہ نہیں ہے [illegible] یہاں اپنی
حکومت ہے اور وہاں [illegible] دھن والوں کا راج؟
میری جان! ذرا سی [illegible] کہنا۔ قانون کا دیے
سے قاعدہ ہی ہے یا کچھ اور کر دیا آرام سے رہے
رعایا خوش رہے [illegible] آرام نہ یہاں ہوا نہ وہاں
تو پھر آئین اور بے آئین برابر ہے۔ ریاستیں آئین
منظور نہیں کرتیں یہاں آئین بنتا ہے مگر توڑ دیا
جاتا ہے۔ حال ایک ہی ہوا۔ چاہے ادھر سے اک
پکڑا جاوے ادھر سے۔

اب میں دوسری نصیحت کی طرف قلم کا منہ
پھیرتی ہوں۔ تم کہتے ہو کہ ریاستیں عدالتوں کے
فیصلے اور انصاف چکانے والوں کو آزاد نہیں [illegible]
بہت ٹھیک۔ اسے تمہارے منہ میں گھی شکر۔ یہ
ہے کہ منصف قاضی اور حاکم کی رائے آزاد نہ
چھوڑی جاوے تو انصاف کا نام لینا فضول ہے
مگر میری جان! اعلیٰ قانون کی پابندی کا نام [illegible]
نہیں ہے اور حاکم کی رائے اسی وقت تک آزادی کی
مستحق سمجھی جا سکتی ہے جب تک اسکی [illegible]
[illegible] کا علم نہ ہو۔ [illegible] نے [illegible] میں جو [illegible]
[illegible] نہیں کیا ہے۔ دنیا اچھی طرح دیکھی بھالی ہے۔
ایک خون کے متعلق [illegible] کے جج کا فیصلہ اخبار کا
کا مضمون میں کہیں تیس برس ادھر پڑھا تھا اس
بیچارے کی وجہ سے اپنی جگہ سے ہٹنا پڑا کہ
افسر انصاف کے خلاف اسپر دباؤ ڈالتے تھے
اپنے فیصلے میں گورے چہرے کی دوستی کی آنکھ [illegible]
خود بھی گورے چہرے کا آدمی تھا اور منصف مزاج
بھی تھا ورنہ نہیں کرسی خالی کرتا۔ وطن چلا گیا
مگر ان حاکموں سے کوئی بازپرس [illegible] کوئی
پرسش نہیں ہوئی۔ کس کے منہ میں دانت تھے
جو ووٹ صاحب کے منہ لگتا۔ میری جان! بہت مشکل
ہے کہ کسی انسان کی رشتہ یا کسی دوسرے شخص کے
چنگل میں پھنسی ہو اور وہ گردن اونچی کر سکے [illegible]

اور خود ہی ایک ان کی دو بیٹیاں ہیں مگر [illegible] حاکم
کسی ملزم کی [illegible] کرنے پر آ جاتے تو قسمت کی چال
نہیں ہو اسکی ناراضی کا خیال نہ کرے۔ اگر ریاست
جو [illegible] پیاری ہے تو [illegible] کا ڈر ہے [illegible]
دھڑکا ہے ایسی حالت میں افسر صاحب کا [illegible]
گئی میں قاضی یا منصف یا مجسٹریٹ کی نگاہ میں
[illegible] صاحب کہیں یا کہیں جانب گئی کے
بیٹے صاحب کا [illegible] ہو یا کسی کا [illegible]
کی خدمت میں سلام کرنے گیا۔ اور [illegible] فرمایا
یہ مجسٹریٹ صاحب ہمارے بچے کی کھلائی کی ہو
نے [illegible] کے ارادے [illegible] آپ کے
اجلاس پر ہے، مجسٹریٹ صاحب کی [illegible]
فوراً عرض کی کہ درست ہے میں نے جہاں تک
غور کیا الزام اور [illegible] نہیں ہے [illegible]
کی [illegible] ذمہ دار ہے مگر جج [illegible] قتل
ہے [illegible] نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اکثر [illegible]
چلتے وقت پاگل ہو جاتی ہیں یہ ایک نیا دماغی
مرض ہے خصوصاً [illegible] کے [illegible] میں [illegible]
زیادہ بچے پھر لیتے [illegible] ہیں۔ بہرحال حضور
مطمئن رہیں۔

ایسی باتیں ہمارے ہو رہی ہیں مگر [illegible]
کا قانون ایسے [illegible] کی [illegible] کا [illegible] حق ہے۔
ایک وکیل [illegible] اپنے موکل کے
حق میں [illegible] نہیں کر سکتا۔ کوئی [illegible]
والا [illegible] کرنے [illegible] کس جائیں۔ اگر
عدالتوں کی آزادی ایسی ہی ہوتی ہے تو پھر [illegible]
کی عدالتیں آزاد ہیں کوئی [illegible] آزادی [illegible]
نہیں۔ ایسی آزادی ہمیشہ حاصل رہی اب بھی
ہے اور [illegible] نصیحت کی ضرورت نہ تھی
[illegible] بہت سی عدالتیں [illegible]
لیتے ہیں آزاد ہیں [illegible] آزاد
ہیں [illegible] بیان لکھتے ہیں آزاد ہیں۔ [illegible]
کار روائیوں میں آزاد ہیں [illegible] سیاست
اخبار کے [illegible] کا واقعہ [illegible] ذاتی
[illegible] آزاد ہیں [illegible]

آزادی کا [illegible] کے
[illegible] سے میری [illegible] چل
ہے ایک دن کا قصہ [illegible] نواب آئے [illegible]
[illegible] کی آگ میں [illegible] تھی [illegible]
سب سے [illegible]
[illegible] آزاد [illegible] نواب [illegible] کی ہے
بیچارے کو [illegible] کے بعد معلوم ہوا کہ [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] والے
میاں [illegible] آہستہ آہستہ [illegible]
کے [illegible] گئے [illegible]
[illegible] بیگم [illegible] ارے بھائی [illegible]
[illegible] جواب [illegible] آزادی
آزاد سے [illegible] سانپ [illegible]
دیر سے [illegible] کوئی جواب نہیں دیتی
جب میں نے دیکھا کہ [illegible]
پائی [illegible] کے پاس [illegible] آئی۔ نواب صاحب
[illegible] میں [illegible] آتے ہی [illegible]
[illegible] کیا [illegible] پکار رہا ہوں
تو جواب ہی نہیں دیتی ہو۔ [illegible] نے کہا
میاں آپ تو جانتے ہی ہیں [illegible] بہت [illegible]
ہوں۔ [illegible] میاں [illegible]
گئی تھی اب آئی ہوں [illegible]
جواب نہ دیتی۔ [illegible] نے [illegible] کیا کہ حضور میرے
کان دو [illegible] سے [illegible] ہیں۔ [illegible] نے جواب دیا
[illegible] مجھے [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] میں
بڑی ہوں۔ ان میں سے [illegible] آزاد [illegible]
کسی کو منع نہیں کیا تھا کہ اصلی وجہ نہ بتانا مگر
کسی کی مجال نہ ہوئی کہ صاف صاف کہہ دیتی
"بیگم صاحب نے منع کیا تھا" انہوں کی خاطر
ہر قسم کا جھوٹ بھی آزادی سے بولا جا سکتا ہے
اب میں پوچھتی ہوں کہ یہ تھی آزادی [illegible]
یا انصاف کی پابندی؟

(باقی آئندہ)

مشفق آرا بیگم



گیت

آستائی: "سیاں موسے توڑ دو کنگنا ٹیلر پیارے تو سے"

انترہ: "موتی بھی سوہے مرکا بھی سوہے - سوہے نگینہ دو بنکا ٹیلر پیارے تو سے"

نگارستان اُردو

• رقاصہ •

نمبر ۳

(تحریر ۱۰ اپریل ۱۹۲۹ء)

لکھنؤ کی ایک مشہور مدنی بازاری کو اس کے بعض فرنگی آشناؤں نے نماز پڑھنے پر مجبور کیا پڑھی لکھی عورت تھی مگر اس طبقہ سے تعلق کے بعد نماز کسے یاد رہتی ہے ان آسان طریق نجات دیکھنے واسطے ہم خود ہی ہے کہ پنجشنبہ کے دن شام سے ہی سفید کپڑے حضرت شاہ مینا کے مزار یا حضرت عباس کی درگاہ پر ایک کرشمہ دیں اور دنیا کی زر ہی لوٹنے چلی جائیں۔ پانچ وقت کی اٹھک بیٹھک بڑی مصیبت تھی۔ خدا کی فرمائش تو خیر ٹال دیتیں کی فرمائش ٹالے نہ ٹلی۔ قرآن کے چھوٹے چھوٹے سورے پہلے سے یاد تھے ترکیب یاد نہ تھی۔ نیت باندھ کے کوئی چھوٹی سورت فاتحہ کے بعد کسی طرح یاد نہ آیا کہ اب کونسا سورہ پڑھے۔ آخر جھنجھلا کے رقاصہ صاحبہ (آشنائے مخفی) کو متوجہ کیا۔ اشارہ سے پوچھا اب کیا پڑھوں۔ ان کی سمجھ میں اشارہ نہ آیا آخر نماز توڑنی پڑی اور جھنجھلا کے بولیں "اے نگوڑے مرزا نماز کی آشنائی تو سیکھے بیٹھے ہو اتنا بھی یاد نہیں" بیان حکایت سے مقصود یہ ہے کہ ہر ایک پیشہ ور جو اپنے کام میں منہمک رہتا ہے اپنے پیشہ کے محاورات بات چیت میں استعمال کرتا ہے۔ رقاصہ آشنائی، نخرہ، سچائی، ابھرک نماز میں بھی نکل گئی مولوی نجم الدین صاحب میں بقول خود دلدادہ وقت شکیل نجم شاہ اور مولوی ہے وسطی ترکیب ہیں کہ جو علمائے وقت اگر انھیں کسی علمی مسئلہ میں تقابل خلاف دیکھیں تو بھاگی جاتی ہے عوام کی شہرت علمائے موصوف کو ایک معمولی لڑکی سے یہی نخرات بھی آشنائی کی گفتگو کرتے ہیں عاشقانہ انداز سے

رنڈیوں کے ناچ پر لطیفہ غلطی ہوتے۔ یوں طرح اہم اور عربی الفاظ میں الحمد نیچے کے ساتھ ہر فارسی شعر خدا کو ضرب پنجہ کی کے ناچ از نجم پارہ اور لوجہات علامہ زر رنگ آشنا ہم پر تجلیات متواتر و متکاثر دیئے گئی ہے حقیقی علم و فضل کی صورت صحیح ان رنگ کی صحبت کے سوا اور کہاں ہو سکتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو رقاصہ کی نقل رقص میں باصطلاح منشی سجاد حسین مرحوم بانی اودھ پنچ و منشی الملا نیت فرزند حرکت نہیں کرتے۔



تصویر کا عمل رقاصہ کا عمل
باوجودیکہ ہندو ایک ہی ہاتھ میں سب کرنا ہے
ہند ۔ ان ہماروں کا بھی بھلا ہو جو ان سے کھیلو

بارے میں مضمون نگار صاحب نے رقاصہ سے فرمائش کی ہے کہ ان آنکھوں تک ہر ایک کو پہنچے نہ دو علامہ کے الفاظ حضرت کے ساتھ نقل کیجیے یہی مثلاً پیر السول کو رسالہ کی وہ خاص کے تخرج کر بلکہ قہر میں تو قصہ ہی مقطع روانی کو کرنی ہو خواہشات کو کمر لکھات و تجربات کر دو وارد ہی ہیں۔ تعبیر کیا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہماری نقل ترقی عاشق علامہ باعمل ناکام رہی ہو یا سمجھی ہو کہ علامہ باقتضائے حقیقی علم و فضل و جذبہ معرفت کی منزل رقص کی عبارت سمجھے اور وظیفہ پڑھ رہے ہے۔ اسلیے کو جناب علامہ مضمون کی تمام ان الفاظ پر تو ختم ہی ہے

"وہ کرم میں کرتا ہوں۔ پھر تیرا کلام ہو کر
تیرے مضمون کی پرستش عالم کو ہو گئے ہیں
اور تیری فضائی ساری دنیا میں کر دوں یہ
کہ کیا اب تجھے اختیار ہے خواہ پرستیدہ عالم
بن یا پرستار دنیا"

دیکھا آپ نے رقاصہ کا درجہ۔ غیرت گروہی کو ترجمہ درکار ہے عالم زبانہ کا سامان نہیں ہے رقاصہ میں صلاحیت تو موجود تھی۔ اور معبود عالم زمانے تو وہ لوگ تھا انھیں پرستیدہ کہنے سے عوام پر شستہ ہو گئے وہ سمجھیں گے کہ یہ کوئی نیا جانور جنگلوں کی جھاڑی سے نکل آیا ہے۔ یا حقیقی علم و فضل کا رقاصہ میں پرستیدہ سازی بھی ہوتی ہے۔ طرح طرح کے ناز چلتے ہیں۔ اس پڑھنے کو کتنے نے کہا تھا۔ علامہ موصوف کے کہنے پر بھی اور ناچتے ناچتے ایک ہی چکر میں خدا کی زبان خدا کی کا ڈنکا بجائی اور دنیا کو حسی کا ناچ نچائی۔ عالم بھر کے تب زور سے رنڈی بچے کو حسی بیچ رہا تھا خدا کی پر فخر کرتے۔ خدا کی علامہ خدائی چلنے سے انکار کر گئی اسے بد قسمتی۔ اول رندو کا ان رہا کو لازم ہے کہ اپنی اور ان کی نجات کے حق میں دعا کریں اور حضرت علامہ کی ڈاڑھی پر دستار دیں۔ "اوسے بار دے علامہ چپکے فیشنوں کا سایہ رہے۔" خیر یہ تو ویسا ہی مقصود ہے کہ بتائے نشنہ کا اپنا نقل انتخاب ہے۔ مگر پرستیدہ کی حیثیت اور پرستار کی

قرار کے درمیان عمل خود قابل ہے کہ یہ قیمتی اوزار شمعیں کو کبھی بھی یا نہیں کیا اسی کے جیالیا آوارہ جیسی الفاظ کے نقل میں بہک جاتا ہے۔ ایک مولوی صاحب نے اپنی بہن کے کہا کہ جا کے بھائی صاحب سے کتاب صحیفہ کاملہ مانگ لا۔ کہا دیکھ اور برو ہو صاحب کہ بھیا آپ کی بہن چاہا اللہ مضیف ساملہ مانگتی ہیں۔ برادر خورد کی اس گستاخی پر بڑے بھائی صاحب کو طیش آیا ممکن ہے کہ رقاصہ نے ان لوگوں کے سامنے کے

جاے حالیت پیدا ہوگئی ہے ہیں کیا جدت طرازی ہے؟ کیا تحقیق علم فضل ہے۔ کیا اخلاق اور دین حیات ہے۔ کیا سیرت فاضلہ ہے۔ کیا ہے کیا ایمان ہے؟ جس میں تاویل کی گنجائش بھی نہیں۔

اس علم فضل تحقیق پر والرضا کی فارسی ہزاروں سے نثار اور قربان کیے جائیں۔ البتہ اس طرح کرتے ہیں کہ سبحان اللہ۔ شعر ذیل نقل ملاحظہ فرمائیے۔ ادھر ادھر کے چٹکلے ہاتھ آجائیں تو خوب زینت ہے ... [illegible] ... ہے۔

(باقی آئندہ)

کمیل جواد

شیخ ملی خدا۔ خدا ملی شیخ

ولایتی اخبار نویسوں کو نصیحت

ایک قصہ لائق قاضی صاحب گزرا ہے جن کا یہ حال تھا کہ اس کے حق میں فیصلہ کر دیا تھا کہ عقل ان کے پاس پھٹکنے نہ پائے۔ جس گاؤں میں قاضی صاحب کا مسکن تھا اسکے قریب ایک میلہ ہوتا تھا حضرت نے میلے کی بابت کا اعلام بابند عام لڑکوں کے بچے جان کر چیت گئے کہ ہم بھی جائیں گے ہمیں اگر اشیاء لانا ... [illegible] ... وہ لکھی تو بہر لکا ... [illegible] ... کے لیے قاضی ایک عاشق کے ارمان بھرے دل کی طرح فرمائشوں کے بار میں دبے ہوئے میلے دائی جب فرمائشوں کی فہرست لمبی ہو گئی تھی علاوہ ازیں قدرے بھولی تھیں۔ فہرست لکھ کے قاضی جی کر ہی میں باندھ لی چلے گئے فرمائشیں فریب کس مگر پہنچے۔ اب سنئیے کہ عرض راہ میں ایک بلا ہے نری پڑی تھی قاضی نے دل میں کہا کہ اگر اسی پر ابھی ہے کہ پانچ کون سنبھالے گا۔ دانا مار کے کندھے پر ڈال گھر ہی میں سمجھانے کے ہیں جا بجا سوار ہو گا۔ مدرسے پہنچے تو گھر پر پہنچے جہاں صاحبان فرائش مشتاق بیٹھے تھے۔ انھوں نے گھیرا۔ ابا ابا ہماری گالی بیری لکھی۔ قاضی صاحب پر جھکو گئے جھٹ سے کرتا اٹھایا اور کہا۔ بھئی بڑا افسوس ہوا ابھی ابھی فہرست کھول لیجئے۔ فہرست وہاں نہ تھی وہ تو کندھے پر بھول رہی تھی۔ لڑکیاں منہ پر ہاتھ رکھ کے بھاگیں لڑکوں نے قہقہہ لگایا۔ قاضی جی اپنی حماقت کے بارے واقف ہوئے تو غصہ کے فرمائشوں کا پرچہ چولہے میں جھونک دیا۔

یہ تیز زبان نہ کر کے چولہے میں جھونک دیا۔ اب کیجئے کا کیا دریا نہ رہا۔

سننے میں آیا کہ قاضی صاحب نے بیان کیا مطلب سے ... [illegible] ... کہیے یہ کہ گھر میں تم کو اخبار نویسوں کی بیری پر ... [illegible] ... ہماری بات کا پرچہ لے کے کس طرح گھری۔ ۱۹۳۵ء ... [illegible] ... کر بیان کیا ... [illegible] ... پھر کہتے ہیں کہ تم بھی ... [illegible] ... کی ... [illegible] ... قاضی جی تھے تو نہیں آپ نے بھی کرتے کا دامن اٹھا کے دامن تھا کیا؟ کچھ نہیں۔ ڈھیلے وہ بھی پتلون کی جیب میں۔ غریب اخبار نویس بھی ... [illegible] ... اب ... [illegible] ... ولایتی فرمائشوں کا پرچہ چولہے میں جھونک دیجئے مروت اخبار نویسوں کے ہاتھ ... [illegible] ... کچھ نہیں لگا

مہربان آپ کی نصیحت ... [illegible] ...

صحت نسب کی شناخت

خدا بخشے منشی سجاد حسین مرحوم سابق ایڈیٹر اودھ پنچ کو انھوں نے ایک مرتبہ نہایت خوبصورت تمثیل لکھا تھا ... [illegible] ... بازی اطفال نے ایک سہرا چلیے بازی شروع کی۔ شیشے ٹوٹ گئے۔ ہم سمجھے کہ اب منشی جی تبدیل اثر دیکھے گر نہیں معصوم پر تین شیشے بہ ہوتے گئے اور تبدیل رنگ تمثیل ہی سے جب اس اسے میں گفتگو ہوئی کہ کہنے لگے۔ بیٹی تم نہیں جانتے ہو۔ شام کی سیر کے ستون میں وہی مجزہ جو جس تبدیل ہی ہے۔ ہیں دیکھتا ہو کہ جیسے ہیں کتنے لڑکے صحیح النسب ہیں اور کتنے غلط ہیں۔ جو صحیح النسب ہیں وہ تبدیلی کی طرف رخ نہیں کرتے۔ بلکہ عجیب ہیں وہ ایک حصہ اور بکار آمد چیز پر ڈھیلے بازی کرتے ہیں۔ وہ جاہے آنے کا صرف سے لوگوں کے اندر فی چال چلن کا عجیب کل جاتا ہے۔ سو وہ سب سے ... [illegible] ... منشی جی نے بات گری جانی علیم خیر اور اہل کرم کے نتائج لیں بھی اس تبدیلی سے کہ نہیں ... [illegible] ... اطفال کا عمل کی ایک مثال آج کل کی ... [illegible] ... اس کا کام ہے کہ ... [illegible] ... کامیاب ہو ... [illegible] ... ان پر ڈھیلے بازی اس میں سے کوئی بہ رقت تو خیال کرتا ہے کہ اس عمل کے بچے ہی ہماری جلالی جولی یہی نہ وطن بابا جائے گی کسی صحیح النسب کو زعم ہے کہ اور کچھ نہیں تو ہمیں کیا کم نسبت ہے کہ مقابلہ ہو سکے گا۔ کوئی شہرت بنانی وہ مذاق پر تابع ہے۔ شاعر کے ساتھ اور اہم گرامی زبان زد ہے۔ اگر فردوسی پر کوئی پاسی شخص نہ سمجھے اعتراض کرے تو لوگ ہنسیں گے مگر شہرت ضرور ہو گی۔ یہ منصوبہ ہے اور ہمارے کا انوکھا بہ سچ ہیں مگر ہم ابھی سے صاحبان ذوق سلیم کو جتائے دیتے ہیں کہ جب یا قوال اطفال کی عمل اختیار کریں تو پھر خدا کو ان کے ان اطفال نجیب سے درگزر نہ کریں۔ نسب کی تحقیق اور تفتیش کا نقصان اختیار ہے۔ انشاء اللہ ان میں علامت نسب ضرور پہچان پر ٹھیک اتریں گے۔ خود ان کا فرد ہو گی وہ مذاق اسکی دلیل ہو کا کی نصیحت ایک ہی باپ کی رعایت نہیں ہے۔ بھلا یہ بھی کر کے دیکھیے تو سہی۔

التماس۔ جن حضرات کا ... [illegible] ... ہفتہ پیشتر ... [illegible] ... جواب نہیں ملتا ... [illegible] ... جناب ... [illegible] ... ہے۔

پچاس روپے نقد انعام

اور عاشق مزاجوں کو تحفہ

[illegible]

شیورنگ ... [illegible] ... ورکس نمبر ۱۵ ... [illegible] ...

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ تیار کردہ بہدف ادویہ

طلائے عنبر

[illegible]

قیمت فی بکس
۲۰ خوراک (عے)

ہر قسم کی ادویہ تیار مزاج الخاص

[illegible]

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)
تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس [illegible]

طلائے سیمی

[illegible]

قیمت فی شیشی
آٹھ روپیہ (عـ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible]

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک مع محصولڈاک پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار۔

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے — مہتمم دواخانہ معدن الادویہ گولہ گنج لکھنؤ

فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible]

تین شیشی کے خریدار کو محصول معاف

المشتہر: حکیم سید محمد نواب عبد الستار گیا (بہار)

سچا ہمدم و دلی دوست

[illegible]

قیمت فی ڈبہ [illegible]

[illegible]

پری مہک تیل

[illegible]

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۶-۱۹۲۷ء

[illegible]

قیمت فی جلد [illegible] مع محصول

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو [illegible]

دودھ گنگ کیسری [illegible] قیمت [illegible]

بال سدھا [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آرٹ فس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ [illegible] لکھنؤ

[illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ سونے پر سہاگہ کا کام کیا

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات اور کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصۂ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصۂ دوم مین مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب مین انسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے طور پر سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا نتیجہ اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصۂ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایۂ ناز اسمین جمع ہے۔ قیمت پانچ روپیہ حصۂ اول کی للعہ فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ